روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 29 جولائی 2010ء 16 شعبان 1431 ہجری 29 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 159

## واحد عالم الغیب

تو کہہ دے کہ کوئی بھی، جو آسمانوں اور زمین میں ہے، غیب کو نہیں جانتا مگر اللہ۔ اور وہ تو یہ بھی شعور نہیں رکھتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ (النمل :66)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کوئی عقل منداس سے انکار نہیں کرسکتا کہ جو خُدا کی طرف سے شریعت ہے اس کے قدیم سے دو ہی ٹکڑے ہوتے آئے ہیں۔

(۱) بڑا اور پہلا ٹکڑا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اُس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ واحد لاشریک مان لیا جائے اور اُس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہ ٹھہرایا جائے اور اس بات پر ایمان لایا جائے کہ وہ مبداء ہے تمام فیوض کا اور سرچشمہ ہے تمام ظہورات کا اور خالق ہے ہر ایک وجود کا اور قادر ہے ہر ایک ایسے امر پر جو اُس کی عظمت اور شان اور جلال کے لائق ہے اور اس کے صفات کاملہ کے منافی نہیں اور اوّل ہے ہر ایک موجود سے اور مرجع ہے تمام کائنات کا اور مستجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور پاک ہے اس سے کہ کسی وقت صفات اس کی بے کار ہو جائیں یا یہ کہ کسی وقت بے کار تھیں۔ وہ قدیم سے خالق اور قدیم سے رازق اور قدیم سے قادر ہے۔ کسی کو علم نہیں کہ پہلے اُس نے کیا کیا اور آگے کیا کیا کرے گا اُس کی قُدرتوں پر کوئی محیط نہیں ہوسکتا اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں اور افعال میں اور اُس کی طرح کوئی بھی کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور پاک ہے ہر ایک عیب اور نقص سے اور نزدیک ہے باوجود دُوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ برتر اور بلند ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ وہ پوشیدہ در پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ ظاہر نہیں وہ اپنے ظہور میں سب سے زیادہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ پوشیدہ نہیں وہ آفتاب میں چمک رہا ہے اور چاند میں اس کے انوار ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ آفتاب ہے یا چاند ہے بلکہ یہ سب چیزیں اُس کی مخلوق ہیں اور کافر ہے وہ شخص جو اُس کو خدا کہے وہ نہاں در نہاں ہے پھر بھی سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے۔ ہر ایک روح کو اُسی سے قوتیں اور صفات ملی ہیں۔ ہر ایک ذرّہ نے اُسی سے خواص پائے ہیں اور اگر وہ صفات اور قوتیں اور طاقتیں چھین لی جائیں تو پھر نہ رُوح کچھ چیز ہے اور نہ ذرّہ کچھ حقیقت رکھتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 614)

## خطبات براہ راست سنا کریں

علمی معیار میں اضافہ کے لئے mta پر خلیفہء وقت کے پروگرامز دیکھنا اور بالخصوص خطبات براہ راست سننا ضروری ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 31 مئی 1991ء میں فرماتے ہیں:۔

’’آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور () واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔‘‘

(الفضل 23 ستمبر 1991ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

## ضرورت اساتذہ

❁ نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز وانٹر کالج میں درج ذیل اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں

ایسے احباب جماعت جو اس ادارہ میں خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں اور انہوں نے درج ذیل مضامین میں سے کسی میں بی۔اے/ بی۔ایس سی/ ایم۔اے/ ایم۔ایس سی بطور ریگولر طالب علم کی ہو ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

مضامین :۔انگلش ، اردو ، بیالوجی ، کیمسٹری ، فزکس ، ریاضی ، آرٹس اینڈ ڈرائنگ۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز و انٹر کالج ربوہ)

مشعل راہ

# آنحضرت ﷺ نے صبر کا اعلیٰ ترین نمونہ دکھایا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 13 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے عروہؓ نے بتایا کہ انہیں ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپؐ پر جنگ احد سے سخت دن بھی کبھی آیا ہے۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا مجھے تیری قوم سے بڑے مصائب پہنچے ہیں اور عقبہ والے دن مجھے سب سے زیادہ تکلیف پہنچی تھی۔ جب میں نے اپنا دعویٰ عبد یالیل بن کلال کے سامنے پیش کیا تو اس نے میری خواہش کے مطابق مجھے جواب نہ دیا اور لڑکوں کو میرے پیچھے لگا دیا پھر میں غمزدہ چہرے کے ساتھ قرن الثعالب نامی مقام تک آیا میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھا کہ میرے اوپر ایک بادل سایہ فگن ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو اس میں جبرئیل تھے۔ اس نے مجھے پکارا اور کہا اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کے تیرے بارے میں تبصرے اور جواب سن لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تا کہ تو ان کے بارے میں اسے جو چاہے حکم دے۔ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے پکارا، مجھے سلام کہا پھر کہا اے محمد! آپ کو ان کے بارے میں اختیار ہے آپ چاہتے ہیں کہ میں ان پر یہ دونوں پہاڑ گرا دوں؟ تو میں ایسا کرنے پر تیار ہوں۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، میں ان کو تباہ کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ میں تو یہ اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو بھی شریک قرار نہ دیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرجَعُ النبیؐ من الاحزاب و مخرجه الی بنی قریظة و محاصرته ایاھم)

ہمیں بھی انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔ تیرہ برس کا زمانہ کم نہیں ہوتا اس عرصہ میں آپؐ نے (یعنی آنحضرت ﷺ نے) جس قدر دکھ اٹھائے ان کا بیان بھی آسان نہیں ہے۔ قوم کی طرف سے تکالیف اور ایذارسانی میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی جاتی تھی اور ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبرو استقلال کی ہدایت ہوتی اور بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے تو بھی صبر کر اور آنحضرت ﷺ کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے اور تبلیغ میں سست نہ ہوتے تھے۔ بلکہ قدم آگے ہی پڑتا تھا اور اصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا صبر پہلے نبیوں جیسا نہ تھا کیونکہ وہ تو ایک محدود قوم کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے اس لئے ان کی تکالیف اور ایذارسانیاں بھی اسی حد تک محدود ہوتی تھیں لیکن اس کے مقابلے میں آنحضرتؐ کا صبر بہت ہی بڑا تھا کیونکہ سب سے اول تو اپنی ہی قوم آپ ﷺ کی مخالف ہوگئی اور ایذارسانی کے درپہ ہوئی اور عیسائی بھی دشمن ہوگئے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 153۔ جدید ایڈیشن)

(روزنامہ الفضل 20/ اپریل 2004ء)

# خلافت کا سائباں

زمیں کی طلب نہ جہاں مانگتے ہیں
نہ شہرت، نہ شہر و مکاں مانگتے ہیں

حکومت کی خواہش نہ چاہت محل کی
نہ دنیا کے سود و زیاں مانگتے ہیں

گناہوں کی لُو سے تحفظ کی خاطر
خلافت کا اک سائباں مانگتے ہیں

خلافت ہے سایہ ہمارے سروں کا
کہاں ہیں جو ہم سے نشاں مانگتے ہیں

خلافت سے جو بھی عداوت کریں گے
یہی ہیں جو عملاً زیاں مانگتے ہیں

عطا کر انہیں بھی نگاہ بصیرت
یقین چھوڑ کر جو گماں مانگتے ہیں

خراباتِ دنیا کو یکسر مٹا دے
ہاں ایسی ہی روحِ رواں مانگتے ہیں

بقائے خلافت میں اپنی بقا ہے
ہم ایسی بقا جاوداں مانگتے ہیں

خدایا! سدا تو یہ انعام رکھنا!
تجھی سے یہ ہم مہرباں مانگتے ہیں

ذرا آؤ! دیکھو! ہماری دعائیں
خلافت کے تابع جہاں مانگتے ہیں

فراز اس کے پہلو میں بیٹھے رہیں ہم
ہم ایسا کہیں سے سماں مانگتے ہیں

اطہر حفیظ فراز

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم محمد فہیم ملک صاحب ایڈووکیٹ

# مکرم محمد انور سراء صاحب خادم بیت النور لاہور کی یاد میں

28 مئی 2010ء کو ''بیت النور'' لاہور میں دہشت گرد جس منصوبہ کو لے کر آئے اور انہوں نے اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی اس میں میرا بھائی مکرم محمد انور صاحب جس سے میرا کوئی خونی رشتہ تو نہیں ہے مگر احمدیت کا مضبوط رشتہ ہے پہلی رکاوٹ ثابت ہوا۔ اس نے ایک دہشت گرد کو بیت النور میں داخلے کے وقت زخمی کیا چونکہ اس کے لئے اسے اپنی پناہ گاہ سے باہر آنا پڑا اس لئے دوسرے دہشت گرد نے اسے اپنی گولیوں کا نشانہ بنا دیا۔ جس دہشت گرد کو محمد انور شہید نے زخمی کیا تھا بعد میں جب وہ ''بیت النور'' کے مین ہال میں گولیاں برسانے کے بعد ہینڈ گرنیڈ پھینک رہا تھا۔ اس نے دو ہینڈ گرنیڈ پھینکے تھے کہ خاکسار کو ایک نوجوان ساتھی کے ساتھ مل کر اس کو زندہ پکڑنے، نہتا کرنے اور حوالہ پولیس کرنے کی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے توفیق دی۔ اگر محمد انور نے اسے زخمی نہ کیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے وہ کتنی زیادہ تباہی کا موجب بنتا۔

محمد انور شہید حضرت مسیح موعود، خلفاء احمدیت، نظام خلافت اور ہر احمدی سے محبت کرنے والا انسان تھا۔ رمضان کے ایام میں جب خاکسار اعتکاف کرتا تو میں نے اسے معتکفین کی ہر خدمت کے لئے تیار پایا۔ مرحوم تہجد گزار، نماز وروزہ کا پابند تھا۔ ہر احمدی کا احترام کرتا تھا۔ بیت النور سے متعلقہ ہر خدمت کے لئے تیار رہتا۔ وہ اللہ کے گھر کو صاف ستھرا رکھنا پسند کرتا تھا۔ اپنی ڈیوٹی کے علاوہ جو احمدی بہن بھائی ان سے کوئی کام کہتے میں نے اسے نہ کہتے نہ سنا۔ اسی طرح ہر احمدی جو کبھی ''بیت النور'' میں کسی کام سے آیا وہ اس کے اخلاق کا گرویدہ ہو کر گیا۔

محمد انور مرحوم نے خاکسار کو جس سے وہ بڑے احترام کا سلوک کرتا تھا اور ہر قسم کے مسائل کا ذکر کر لیتا تھا بتلایا کہ جب وہ فوج میں تھا ایک دفعہ اس کا پاؤں ایک بارودی مائین پر آ گیا جس کی وجہ سے اس کا بوٹ اتر گیا مگر پاؤں بالکل محفوظ رہا۔ دوسری دفعہ جب وہ ڈیوٹی پر تھا اور اس کے چند ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے آسمانی بجلی گری۔ اس کے ساتھیوں کا نقصان ہوا مگر یہ بالکل محفوظ رہا وہ کہتا تھا کہ میرے ساتھی کہا کرتے تھے کہ یہ عجیب آدمی ہے اس پر کوئی چیز اثر نہیں کرتی۔ آج میں سوچتا ہوں کہ خداوند کریم نے اسے 28 مئی 2010ء کا ہیرو بنانے کے لئے زندہ رکھا ہوا تھا۔

مرحوم کو جب کوئی خصوصی معاملہ پیش ہوتا تو اس کا ذکر خاکسار سے بھی کرتا اور دعا کے لئے کہتا۔ میں بھی اس کی اچھائیوں کا گرویدہ تھا اس کی اس خواہش کا احترام کرتا۔ اس کے والد بوڑھے ہیں وہ جب بھی مرحوم کے پاس آتے میں نے اسے ان کا بہت ادب اور احترام کرتے دیکھا۔

محمد انور شہید کے بڑے بیٹے عطاء الحی کو جو 28 مئی 2010ء کو ڈیوٹی دے رہا تھا گولیاں لگیں وہ زخمی ہوا اور ابھی ہسپتال میں داخل ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے اور دوسرے تمام زخمیوں اور بیماروں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی معذوری سے بچائے تمام احمدیوں کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ تمام راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے لواحقین اور ورثاء کا خود حافظ و ناصر ہو۔ جو تاریخ جماعت احمدیہ نے صبر و استقامت اور حوصلہ کی لاہور میں 28 مئی 2010ء کو رقم کی ہے۔ ہم جنہیں اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہمیں اپنا عہد بیعت نبھانے کی توفیق دے اور تاقیامت ایسا ہی کرنے کی ہماری اولادوں اور نسلوں کو توفیق دے۔

# 2012ء

عطاء الحق قاسمی اپنے کالم روزن دیوار سے میں لکھتے ہیں:۔

اپنے کالم کی ابتدا مایوس کن جملوں سے کرنے کی پیشگی معذرت مگر آپ یہ نوٹ فرمالیں کہ جمعہ کے روز قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر حملہ کے دوران جو دہشت گرد زندہ گرفتار ہوئے ہیں ان میں سے کسی کا بال بھی بیکا نہیں ہوگا۔ کوئی عدالت انہیں سزا سنانے کی پوزیشن میں نہیں ہوگی اور اگر حسن اتفاق سے ایسا ہوا تو اس سزا پر کبھی عملدرآمد نہیں ہوگا۔ وجوہات میں جانے کی ضرورت نہیں کہ ہم سب اس سے واقف ہیں البتہ ثبوت یہ ہے کہ گزشتہ کئی برسوں کی دہشت گردی کے دوران جو دہشت گرد پکڑے گئے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی تاحال اپنے انجام کو نہیں پہنچا۔ اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوگا! آزاد عدلیہ اور جمہوری حکومتوں کی موجودگی میں فوجی عدالتوں کی گنجائش نہیں ہوتی ورنہ انہیں سزا صرف فوجی عدالتیں ہی دے سکتی ہیں اور اس سزا پر عملدرآمد بھی وہی کرسکتی ہیں!

تاہم اس مایوس کن صورتحال میں امید افزا بات یہ ہے کہ پہلی بار مخصوص مکتب فکر کی مذہبی جماعتوں اور علماء کرام نے بھی اس درندگی کی بغیر کسی اگر مگر کے کھل کر مذمت کی ہے اور یہ کارروائی کرنے والوں کو اسلام اور پاکستان کا دشمن قرار دیا ہے۔ قادیانیوں پر یہ بڑا حملہ پہلی بار ہوا ہے لیکن ان کی ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ پرانا ہے۔

گزشتہ جمعہ کی ''مذہبی'' نشانہ بازی کے علاوہ بلوچستان اور کراچی میں ''سیکولر'' نشانہ بازی کا سلسلہ بھی جاری ہے اور یوں یہ جاننا مشکل نہیں کہ ہمارے ہاں ''خام مال'' بکثرت دستیاب ہے جسے ہمارے دشمن ملک اپنے مقاصد کے لئے استعمال کررہے ہیں۔ اس ''خام مال'' کو بہت ''ہنرمند علماء'' دہشت گردی میں ڈھالتے ہیں اور میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان ''علما'' کے روپ میں اسلام دشمن اور پاکستان دشمن عناصر اپنا کھیل، کھیل رہے ہیں۔ ان کی داڑھیوں اور ان کے عماموں پر نہ جائیں انہیں کبھی بغیر داڑھی اور بغیر عمامے کے دیکھنے کی کوشش کریں۔ نیچے سے لارنس آف عریبیہ نکلیں گے۔ میں نے امریکہ سے پاکستان واپسی کے دوران ایک ایسے ''عامل'' کی روئیداد بیان کی تھی جس کی ''رپورٹنگ'' ''پیرکامل'' کے روپ میں کراچی کی ایک جامع مسجد میں تھی اور وہ ایک عرصے سے گھناؤنی کارروائیوں میں مصروف تھا۔ یہ سلسلہ مجھے جلد ختم ہونے والا نہیں لگتا کیونکہ پورا اردو بازار مذہب کے نام پر فساد پھیلانے والی کتابوں سے بھرا پڑا ہے۔ آپ کبھی اردو بازار کا چکر لگائیں اور ان کتابوں کا جائزہ لیں جو بظاہر مذہبی کتابیں ہیں اور اسلام کی تبلیغ کے لئے ہیں لیکن درحقیقت یہ کتابیں اسلام کا چہرہ مسخ کرنے کا ''فریضہ'' انجام دے رہی ہیں۔ صرف یہی نہیں کبھی واعظان خوش بیاں اور ذاکران خوش الحان کی تقریریں بھی سنیں، اگر آپ اسلام کی سچی روح سے واقف ہیں تو ان کی فسادی تقریریں سن کر آپ کا خون کھول اٹھے گا۔ یہ سب کچھ انتظامیہ کے علم میں ہوتا ہے لیکن وہ اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے صرف ''نوکری'' کررہے ہیں۔ چنانچہ وہ کسی ''مشن امپاسیبل'' پر جانے کو تیار نہیں شاید انہیں بھی اس امر کا احساس ہو جائے کہ دشمن دبے پاؤں ہم سب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس نے کھلم کھلا (خاکم بدہن) پاکستان کے خاتمے کے لئے 2012ء کی تاریخ دی ہوئی ہے۔ وہ وزیرستان کے بعد پنجاب میں بھی ڈرون حملے کا خواہشمند ہے۔ وہ سندھ اور بلوچستان میں بھی بے چینی اور اضطراب کا سلسلہ دراز کرے گا۔ خیبر پختونخواہ پہلے ہی اس کی زد میں ہے اور اس کے بعد جو ہوگا اس کی تفصیل اور اس کا کرب ان سے پوچھے جن کا کوئی وطن نہیں ہوتا اور جن کے بچے، بیٹیاں، بہنیں اور مائیں گلیوں میں خاک بسر پھرتی ہیں! ہم ان رشتوں کی عزت اور حرمت پر مرمٹنے والے لوگ ہیں کیا ہم انتظار میں ہیں کہ دشمن اپنا مشن مکمل کرے تو ہم میدان میں اتریں؟ ہمیں ابھی سے بہروپیوں کے خلاف متحد ہونا ہوگا ورنہ اس نے ہماری عزتیں پامال کرنے کی تیاری مکمل کرلی ہے۔ جاگو اگر ہمیشہ کی نیند سونا نہیں چاہتے۔

(روزنامہ جنگ 31 مئی 2010ء)

# 2009ء کی بعض طبی دریافتیں

(1) ایڈز کا علاج دریافت کرنے میں زیادہ ناکامیاں ملی ہیں۔ اسی لئے ستمبر میں جب اعلان ہوا کہ ایڈز کی ویکسین (RV144C) دریافت ہوگئی تو ماہرین طب نے اسے شک سے دیکھا۔ بہرحال یہ ویکسین مریض کو 31 فیصد تک ایڈز کے وائرس سے بچانے میں کامیاب ثابت ہوئی۔ یہ کوئی معمولی کامیابی نہیں کیونکہ عرصہ دراز سے یہ وائرس ہر علاج کو غچہ دیتا آیا ہے۔

(2) چینی سائنسدانوں نے بالغ خلیوں کی ایک قسم انڈیوسٹڈ پلوریپوٹنٹ نامیاق (Stem) خلیوں کے ذریعے لیبارٹری میں ایک چوہا پیدا کرلیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ کسی جاندار کی تخلیق میں جینینی (Embryonid) خلیے استعمال نہیں ہوئے۔ پلوریپوٹنٹ خلیے عموماً جلد سے لئے جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ یہ بھی امراض کے علاج میں استعمال ہوسکتے ہیں۔

(3) 8 مارچ کو صدر اوباما نے اعلان کیا کہ اب امریکی حکومت ساق خلیوں کی تحقیق پر رقم خرچ کرے گی۔ جارج بش نے آٹھ سال قبل یہ پابندی لگائی تھی۔ یاد رہے، ان خصوصی خلیوں کے ذریعے کوئی بھی حصہ جسم پیدا ہوسکتا ہے۔

(4) ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ابتداء میں کینسر دریافت ہوجائے تو علاج میں آسانی رہتی ہے لیکن اب امریکی ادارے نیشنل کینسر انسٹیٹیوٹ سے وابستہ ڈاکٹروں نے دس سالہ تحقیق کے بعد بتایا ہے کہ پروسٹیٹ کینسر کے معاملے میں ''علاج کراؤ اور انتظار کرو'' کی پالیسی زیادہ بہتر ہے کیونکہ ابتداء میں شناخت سے خاص فائدہ نہیں ہوتا۔

(5) 2008ء میں H1N1 انفلوئنزا نے جنم لیا اور کئی ممالک میں پھیل گیا۔ 2009ء میں امریکی ماہرین طب نے خطرناک وائرس کے خلاف ویکسین تیار کرلی لیکن امریکہ ہی میں اس کی مانگ اتنی زیادہ ہے کہ وہ اب تک بقیہ ممالک کو فراہم نہیں ہوسکی۔

(6) ماہرین نے دریافت کیا ہے کہ انسانی لونیوں (کروموسومز) کے 23 جوڑوں میں سے ایک جوڑے، لونیہ 5 میں کوئی پیدائشی خرابی ہو تو متعلقہ انسان آٹزم کا نشانہ بن سکتا ہے۔ اس تحقیق سے پتا چلا کہ یہ پُراسرار مرض پیدائشی بھی ہوسکتا ہے۔

(7) ہڈیوں کی خستگی (اوسٹیوپوروسس) کا مرض بوڑھی خواتین کی جان عذاب میں ڈال دیتا ہے۔ عموماً ہڈیوں کی خستگی روک کر علاج ہوتا ہے۔ اب ڈاکٹروں نے فورٹیونامی دوا ایجاد کرلی ہے جو ہڈی از سرنو اگانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اب لاکھوں عمر رسیدہ خواتین اس اذیت ناک بیماری سے نجات پاسکیں گی۔

(8) الزائمر بڑا پیچیدہ مرض ہے۔ یہ انسانی یادداشت متاثر کرتا ہے۔ ڈاکٹروں نے ایسے تین جین تلاش کئے ہیں جو دماغ میں مخصوص تبدیلیاں لاکر الزائمر کو جنم دیتے ہیں۔

(سنڈے ایکسپریس 27 دسمبر 2009ء)

ترجمہ: مکرم طارق حیات صاحب

# قابل ترس قوم!!

قلمکار ہاجرہ ممتاز روزنامہ ڈان لاہور میں اپنے ایک کالم میں تحریر کرتی ہیں:۔

ٹی وی پر میزبان براہ راست خاص جماعت کو واجب القتل قرار دیتے ہیں اور ایسے ہی بیانات دائیں بازو کی جماعتوں اور افراد کی طرف سے عوامی اجتماعات کے مواقع پر سامنے آچکے ہیں۔

حال ہی میں ایک صحافی پر شبہ کیا گیا ہے کہ اس کے طالبان کے ساتھ روابط ہیں۔ مذہبی مدارس بڑی باقاعدگی کے ساتھ کئی جماعتوں، احمدیوں اور شیعوں، عورتوں اور امدادی اداروں کے خلاف نفرت اور تشدد پر اکسانے والا مواد بصورت کتب اور پمفلٹ چھاپتے، لوگوں کو سکھاتے، اور وسیع پیمانے پر شائع کرتے ہیں۔ جبکہ اس دوران قانون کی توجہ اور اطراف میں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اکثر و بیشتر یہ آپس میں خفیہ طور پر ملے بھی ہوتے ہیں، جیسا کہ لاہور میں وہ دو بینرز کا معاملہ ہے، ایک تو حال ہی میں مال روڈ پر لاہور ہائی کورٹ کے باہر آویزاں کیا گیا تھا اور اس پر درج تھا: ''یہودی، عیسائی اور احمدی اسلام کے دشمن ہیں''

جبکہ دوسرا بڑا بورڈ گزشتہ سال سے ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی جانب سے ہے۔ اور اس کے ایک حصہ پر درج ہے۔ ''احمدیوں سے دوستی کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کرنا ہے''

حکام شہر اس خوف کے مارے اس زہریلے پیغام کو نہ اتروا سکے کہ کہیں شدت پسند گروہ کی طرف سے ان کو ردعمل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ پنجاب کے وزیراعلیٰ کے مشیر زعیم قادری نے 30 مئی کو دنیا ٹی وی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ صوبائی حکومت نے شہر کے چوراہوں سے ایسے مواد کو ذمہ دار گروپوں کی جانب سے حکومت کے خلاف شدید ردعمل کے خطرے کی وجہ سے نہیں اتارا۔

جیسے جیسے بموں سے حملہ کرنا اور بڑے پیمانے پر قتل و غارت گری مچانا اب ملک میں ایک مستقل عمل بنتا جا رہا ہے بالکل اسی طرح ان کی مذمت کرنا بھی ایک رواج بن گیا ہے۔ مگر بہت کم مثالیں ملتی ہیں کہ ایک عام اچھا مسلمان اٹھ کھڑا ہوا اور اعلان کرے کہ قتل و غارت کرنا اور تباہی اور بربادی مچانا، ایسے افعال ہیں جو اسلام کے لیڈروں کے طرز عمل اور اس کے مذہب سے متصادم ہیں۔ اور یہ افعال ان کی یاد کے لئے بھی تکلیف دہ ہیں۔

مذہبی سکالرز کوئی سال لگے کہ وہ خودکش حملوں کی مذمت کریں کہ یہ غیر اسلامی فعل ہے۔ جبکہ یہ بالکل صاف اور سیدھا معاملہ تھا۔ بالکل اسی طرح سیاست دانوں کو احمدی زخمیوں کی ہسپتال جا کر عیادت کرنے کا فیصلہ کرنے میں بھی کافی وقت لگا۔

اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ پاکستان میں سالہا سال سے کرپشن اور مذہب کے معاملے میں امتیازی سلوک کو اداروں کی سرپرستی حاصل ہو چکی ہے۔ 1974ء میں کی جانے والی آئین میں احمدیہ مخالف ترامیم اس کی ایک مثال ہے۔ پھر 1984ء میں ضیاء الحق کا مارشل لاء آرڈیننس XX ایک نیا اقدام تھا جس نے احمدیوں پر ستم رانی کو قانونی شکل دے دی۔ یہاں تک کہ اس آرڈیننس میں تو احمدیوں کے خلاف آزاد ہی پر اکسایا گیا ہے۔

توہین رسالت کے قانون کی آڑ میں جنوبی پنجاب میں بطور خاص عیسائی آبادیوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اکثر و بیشتر اس قانون کی مدد سے لوگوں کو زمین اور اثاثوں کی ملکیت سے محروم کیا جاتا ہے۔ اور جہاں جہاں ایسے لوگوں کو ملک کے قانون سے مکمل مدد نہیں ملتی وہاں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بے توجہی رہی سہی کسر پوری کر دیتی ہے۔ کیوں آج ملک میں نفرت پھیلانے والا مواد کتابی، آڈیو اور ویڈیو کی صورت میں باآسانی عام دستیاب ہے؟؟ آج کیوں ایسے لوگوں کا مواخذہ نہیں کیا جاتا جو دوسرے کے خلاف زہر اگلتے پھرتے ہیں اور معاشرے میں ایسی ہوا دیتے ہیں کہ جرائم عام ہو جاتے ہیں؟ ایسے قوانین میں ترامیم کیوں نہیں کی جاتی ہے؟؟ ایسا نہ ہونے کی بنیادی وجہ وہی کرپشن اور امتیازی سلوک برتنے کی ذہنیت ہی ہے اور پھر اس لازمی نتیجے کے طور پر پھوٹنے والا تشدد ہے۔ اور اس معاملے میں تمام شہریوں کیساتھ ملک کے پالیسی ساز ادارے، انصاف مہیا کرنے والے، قانون ساز اور اس کو قانون نافذ کرنے والے سب شریک ہیں۔

(روزنامہ ڈان لاہور 5 رجون 2010ء)

## ساری ساری رات

مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی اپنے والد چوہدری محمد عبداللہ صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:۔

محترم والد صاحب نمازوں کے تو عاشق تھے ہی لیکن ہم نے کبھی ان کو تہجد میں بھی ناغہ کرتے نہیں دیکھا۔ ساری ساری رات درود، نوافل اور دعاؤں میں گزارتے اور اسی حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہو گئے۔ (الفضل 6 مارچ 1989ء)

ج۔ رانا

# میری بہن محترمہ امۃ السلام صاحبہ کا ذکر خیر

میری پیاری آپا محترمہ امۃ السلام صاحبہ 1923ء کو لنگر وال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئیں آپ کے والد یعنی میرے ابا جان مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب اور والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ تھے اور دادا جان حضرت مرزا دین محمد صاحب آف لنگر وال رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ ابا جان مکرم محمد شریف بیگ صاحب اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے لنگر وال سے قادیان شفٹ ہو گئے اس طرح آپا جان محترمہ امۃ السلام صاحبہ نے ابتدائی تعلیم بھی قادیان میں ہی حاصل کی۔ قرآن کریم ناظرہ کا دور چھوٹی عمر میں مکمل کر لیا تھا۔ آپ کو بچپن سے ہی قرآن سے لگاؤ تھا۔ آپ کی شادی قادیان میں مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب ابن مکرم مرزا عبدالغنی صاحب کے ساتھ ہوئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے گھر آنا جانا رہتا تھا اور حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوتی رہتی تھیں۔ ویسے بھی آپ کی بڑی بہن صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا اجمل بیگ صاحب کا مکان ڈبل سٹوری جماعت کے دفاتر اور خاندان کے گھروں کے ساتھ تھا۔ اس لئے محترمہ امۃ السلام صاحبہ کا ان گھروں میں آنا جانا تھا۔ آپ کے سسرال کا گھر ریلوے سٹیشن قادیان کے سامنے کچھ فاصلہ پر ہی تھا۔ گھر حویلی نما تھا۔ ایک حصہ میں دودھ دینے والی گائے اور بھینس دوسرے حصہ میں سبزیاں وغیرہ کاشت کے لئے زمین اور ایک بڑے حصہ میں رہائش تھی۔

خاکسار نے جب جلسہ سالانہ قادیان میں حاضری دی تو خود جا کر دیکھا اور یہ وہی رہائش گاہ تھی جہاں میری پیاری آپا جان شادی کے بعد آئی تھیں۔ ہجرت 1947ء کے بعد مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کو رتن سینما میکلوڈ روڈ لاہور میں مکان مل گیا اور نیچے ڈاکٹر صاحب نے کلینک بنایا ہوا تھا۔ یہاں احمدی احباب اور غرباء کا علاج کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بچوں سے نوازا سب سے بڑی بیٹی امۃ النصیر صاحبہ اور پانچ بیٹے مکرم مرزا مبارک احمد صاحب، مکرم مرزا ناصر احمد صاحب، مکرم مرزا خورشید احمد صاحب مکرم مرزا نفیس احمد صاحب اور سب سے چھوٹے مکرم مرزا نسیم احمد صاحب ہیں۔

آخری عمر تک کتب حضرت مسیح موعود اور الفضل اخبار آپ کی روحانی غذا تھی جب تک الفضل اخبار ایک ایک لائن نہ پڑھ لیتیں ان کو روحانی سکون نہیں ملتا تھا۔ قرآن کریم روزانہ تلاوت کرنے کا معمول تھا۔ کہا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

''پس بار بار قرآن شریف کو پڑھو تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو ان بدیوں سے بچتے رہو۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 656)

پانچوں نمازوں کی پابند اور رمضان کے روزے بھی پابندی کے ساتھ رکھتی تھیں۔

خاکسار کے میاں مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ذریعہ وصیت خوشی خوشی کروائی اور اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد ادا کر دیا۔ چندہ جات صدقات میں خوشی سے حصہ لیتی رہیں۔ ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھتیں اور دوسروں کو بھی نصیحت کرتیں کہ ایم ٹی اے ہی دیکھو۔ ہجرت سے پہلے قادیان اور بعد میں ربوہ خود بھی جاتیں اور اپنے بچوں کو بھی لے کر جاتیں۔ خلافت سے خاص لگاؤ تھا۔ اپنے گھر میں لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کرواتی رہی ہیں اور عہدیداروں کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتیں، مہمان نوازی میں تو صف اول میں تھیں۔

آپ آخری عمر میں گھر کے فرش پر گر گئی تھیں جس سے فریکچر ہو گیا اس طرح 12 سال کے قریب آپ ویل چیئر پر رہیں اور نہایت ہی صبر و حوصلہ کے ساتھ زندگی بسر کرتی رہیں اور بڑے ہی حوصلہ کے ساتھ اپنی اس بیماری کا مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد کو بھی خدمت کی توفیق دی جو ایک مثالی بات ہے۔ مورخہ 16 مارچ 2010ء کو صبح 2 بجے اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ مکرم محمود احمد قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے سمن آباد میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کے ناطے آپ کی میت کو ربوہ لے جایا گیا اور وہاں پر بیت المبارک میں ظہر کی نماز کے بعد مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور دعا مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔

بالآخر دعاؤں کے ساتھ آپا جان محترمہ امۃ السلام صاحبہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا گیا۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ میری بہن کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور بچوں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

آپ کے بھائیوں میں مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب مرحوم، مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب مرحوم اور مکرم مرزا محمد حمید بیگ صاحب اور چار بہنوں میں محترمہ اصغری بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب مرحوم محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم مرزا محمد اجمل بیگ مرحوم محترمہ نسیم بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب اور خاکسارہ جمیلہ بیگم رانا شامل ہیں۔

ماخوذ

# لاہور کے تاریخی تیرہ دروازے اور تاریخی پس منظر

شہر لاہور جو کہ اپنی مثال آپ ہے اور اپنی روایات، کھانوں، زندہ دلی اور تاریخی عمارات کے باعث اپنا ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ یہ شہر صوبہ پنجاب کا دارالحکومت ہے۔ بابر و ہمایوں کے دور حکومت میں اسے پنجاب کا دارالحکومت بنایا گیا تھا اور تب سے اب تک یہ شہر پنجاب کا دارالحکومت ہے۔ یہ شہر دریائے راوی سے دو میل کے فاصلے پر آباد ہے۔ پہلی تاریخوں میں اس کا نام کہیں لہاور اور لہانور اور کہیں لوپور اور کہیں لاہور تحریر ہے۔ اس سلسلے میں کتب تواریخ میں مختلف روایتیں لکھی ہیں۔ عموماً مشہور ہے کہ مہاراجہ رام چندر اوتار کے فرزند لو نے یہ شہر آباد کیا تھا اور لوپور نام رکھا تھا صدہا بلکہ ہزارہا سال کی مدت گزرنے کے سبب لوپور کا لفظ بگڑ کر لاہور مشہور ہو گیا۔

ایک دوسری روایت میں درج ہے کہ لو اور کشو مہاراجہ رام چندر اوتار کے دو فرزند تھے جب وہ دونوں پنجاب میں رونق افروز ہوئے تو لو نے لوپور یعنی لاہور اور کشو نے کشور یعنی قصور آباد کیا۔

ایک اور روایت میں درج ہے کہ جب راجہ دیپ چند دہلی کے تخت پر بیٹھا تو اس نے پنجاب کا علاقہ اپنے برادرز دے لوہار چند کی جاگیر میں دے دیا جب اس کا کامل تسلط پنجاب پر ہو گیا تو اس کے شہر کو دارالحکومت بنایا اور اس کی آبادی و ترقی میں بہت کوشش کی۔ اس نے اس کا نام اپنے نام پر لوہارپور رکھا جو مدت مدید میں بکثرت استعمال بگڑ کر لاہور مشہور ہو گیا۔ پہلے اس شہر کی کھلی آبادی تھی۔ شہر کے گرد فصیل موجود نہ تھی۔ اکبر بادشاہ نے اس کے گرد پختہ حصار بنوایا۔ فصیل کی دیوار بہت بلند اور چوڑی تعمیر کی۔ ایک ایک دروازہ کے درمیان دس دس برج کلاں بنوائے۔ دروازے پختہ تعمیر کئے۔ قلعہ بھی پختہ بنوایا۔ انگریزوں کے دور میں اس قدر بلند فصیل کو فضول تصور کرتے ہوئے نصف گرا دیا گیا۔ دوسری دفعہ باقی ماندہ فصیل بھی گرا دی گئی اور اس کی جگہ مختصر دیوار پختہ بنوا دی گئی جو اب موجود ہے۔ اس شہر کے بارہ دروازے اور ایک چھوٹا دروازہ ہے جس کو موچی دروازہ کہتے ہیں۔ ان بارہ دروازوں کی تفصیل و تاریخ کچھ یوں ہے۔

سب سے **اول نمبر پر دہلی دروازہ** آتا ہے۔ یہ دروازہ مشرق کی سمت گویا شہر دہلی کی طرف واقع ہے۔ اس لئے اسے دہلی دروازہ کہتے ہیں۔ لاہور کے نامی دروازوں میں سے یہ دروازہ ہے۔ مشہور مسجد وزیرخاں اس دروازے کے اندر ہے۔ سرائے وزیرخاں و حمام وزیرخاں جو مسجد کے اوقاف میں سے شمار ہوتا ہے۔ اسی دروازے کے پاس ہے۔ یہ دروازہ دو منزلہ بنایا گیا ہے۔ دروازے کے دونوں اطراف دو منزلہ عالیشان عمارت ہے اور وسط میں دروازہ ہے۔

**دوم اکبری دروازہ** ہے۔ اس دروازے کو بادشاہ محمد جلال الدین اکبر نے اپنے نام سے موسوم کیا اور ہر قسم کی غلے کی منڈی اس دروازے کے اندر مقرر فرما کر اس کو بھی اکبری منڈی کے نام سے موسوم کیا۔ چنانچہ اب تک دروازہ اور منڈی دونوں اکبر کے نام سے موسوم ہیں۔

**تیسرا دروازہ موچی دروازہ** ہے۔ یہ دروازہ موچی رام جمعدار ملازم اکبری کے نام سے موسوم ہے۔ جو تمام عمر اسی دروازے کی حفاظت پر تعینات رہا تھا۔ مدت العمر کی ملازمت کے سبب سے اس دروازے نے بھی موتی کے ساتھ پوری نسبت پیدا کر لی اور ہمیشہ کے لئے موتی دروازہ بن گیا۔ سکھی عہد میں موتی کے نام سے بدل کر موچی مشہور ہوا اور اب بھی موچی دروازہ مشہور ہے۔

**چوتھا دروازہ شاہ عالمی دروازہ** ہے۔ یہ دروازہ شاہ عالم بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کے نام سے موسوم ہے۔ پہلے اس کا نام کچھ اور تھا مگر جب بادشاہ لاہور آیا تو اس نے چاہا کہ اکبر بادشاہ اپنے جد اعلیٰ کی طرح ایک دروازہ اس شہر کا اپنے نام سے موسوم کرے۔ تب سے یہ دروازہ شاہ عالمی دروازہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

**پانچواں لوہاری دروازہ** ہے اس کا اصل نام لاہور دروازہ ہے جو کہ لوہاری دروازہ کے نام سے مشہور ہے۔ جب سلطان محمود غزنوی نے راجہ جے پال کو لاہور سے بے دخل کر کے پنجاب پر قبضہ کرنا چاہا تو راجہ جے پال چند ماہ تک اس شہر میں محصور ہو کر لڑتا رہا۔ آخر بھاگ گیا۔ سلطان محمود نے شہر کو آگ لگا دی اور رعایا کو قتل کر دیا جس سے شہر ویران ہو گیا۔ آخر جب ملک ایاز نے پنجاب کا انتظام سنبھالا تو اس شہر کو دوبارہ آباد کیا۔ سب سے اول آبادی شہر کی اسی محلے سے شروع ہوئی۔ جس کو لاہوری منڈی کہتے ہیں اور جب سے اول یہی دروازہ تعمیر ہوا۔

**چھٹا دروازہ موری دروازہ** ہے۔ یہ لوہاری اور بھاٹی دروازوں کے درمیان فصیل کے برج کے گوشے میں بنا ہوا تھا۔ یہ دروازہ موری دروازے کے نام سے عہد ملک ایاز موسوم ہوا۔ اس لئے کہ جن دنوں میں یہ عہد راجگی راجہ جے پال، سلطان محمود نے شہر کو محصور کیا ہوا تھا۔ راجہ تو بے خبر بھاگ گیا مگر شہر کے لوگ بدستور لڑتے رہے۔ سلطان نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو کر شہر والوں کو سزا دے مگر کسی دروازے سے داخل نہ ہو سکا۔ آخر اس مقام سے دیواروں کو گرا کر داخل شہر ہوا۔ ملک ایاز نے جب شہر کو آباد کیا تو فتح کی یادگار کے طور پر اس جگہ پر دروازہ قائم کر دیا اور چھوٹا ہونے کے سبب اس کا نام موری دروازہ رکھا گیا کیونکہ موری پنجابی میں اس بدرو کو کہتے ہیں جس میں سے گھر کا پانی نکلتا ہے۔ بعد ازاں انگریزی دور حکومت میں اسے قدرے کشادہ کر دیا گیا۔

**ساتواں بھاٹی دروازہ** ہے۔ یہ دروازہ بھاٹ کی قوم سے منسوب ہے جو بعد آبادی ملک ایاز کے اس دروازے کے اندر یکجا آباد ہوئی تھی اور صدہا سال آباد رہی۔ اس واسطے سے یہ دروازہ ان کے نام سے موسوم ہو گیا۔ اب اگرچہ اس محلے میں کوئی بھاٹ قوم قیام پذیر نہیں۔

**آٹھواں ٹکسالی دروازہ** ہے۔ شہر لاہور کی عربی فصیل میں صرف یہی دروازہ ہے جس کو ٹکسالی دروازہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ شاہان سلف کے عہد میں اس دروازے کے اندرونی شمالی دارالغرب شاہی ایک عالیشان مکان بنا ہوا تھا اور اس جگہ پر ایک کا سلسلہ مسکوک و مغرب ہوتا تھا۔ اسی ٹکسال کے سبب سے اس کا نام ٹکسالی دروازہ مشہور ہوا۔

**نواں روشنائی دروازہ** مسجد بادشاہی اور قلعہ لاہور کے درمیان ہے چونکہ بسبب مسجد شاہی اور دروازہ غربی قلعہ لاہور کی آمدورفت ملازمان شاہی اس دروازے کے اندرونی میدان اور باہر روزمرہ بادشاہی حکم سے روشنی ہوا کرتی تھی۔ اس سبب سے یہ دروازہ روشنائی دروازہ کہلاتا ہے۔ یہ دروازہ اصل میں قلعے کا دروازہ ہے مگر بسبب اس کے کہ قلعے کی غربی دیوار کے باہر اور فصیل شہر کی دیوار کے اندر ہے۔ شہر کا دروازہ گنا جاتا ہے۔

**دسواں دروازہ مستی دروازہ** ایک شاہی ملازم مستی بلوچ کے نام سے موسوم ہے جو کہ اس کی حفاظت پر مامور تھا اس کی خدمت کے صلے میں یہ دروازہ اس کے نام سے ہمنام کیا گیا۔ پرانا دروازہ انگریز کے حکم سے گرا دیا گیا اور اس کی جگہ مختصر پھاٹک بنایا گیا۔

**گیارھواں کشمیری دروازہ** کشمیریوں کے نام سے منسوب ہے۔ اس لئے کہ اس کا رخ کشمیر کی سمت ہے یا شاید یہ کہ اس جگہ کشمیریوں کو آباد کیا گیا ہوگا۔

**بارھواں دروازہ شیرانوالہ دروازہ** ہے۔ زمانہ سلف میں دریائے راوی شہر کے بہت نزدیک بہتا تھا خصوصاً اس دروازے کو تو آ کے کشتی پڑتی تھی۔ چونکہ خواجہ خضر کو دریاؤں کے ساتھ کمال نسبت ہے اور میرالبحار ان کا خطاب ہے بسبب قرب دریا کے اس دروازے کا نام خضری دروازہ رکھا گیا مگر اب لوگ اس کو شیرانوالہ دروازہ کہتے ہیں۔ باعث یہ ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت میں ہمیشہ دو شیروں کے پنجرے اس دروازے کے اندر رکھے جاتے تھے۔ انگریزی عہد میں وہ پنجرے اٹھوا دیئے گئے مگر نام شیرانوالہ دروازہ بحال رہا۔

**تیرھواں ذکی دروازہ المعروف یکی دروازہ** ہے۔ یہ دروازہ پیر ذکی شہید کے نام سے مشہور ہے۔ جس کے سر کی قبر عین دروازے کے اندر ہے اور جسم بے سر کی قبر شہر کے اندر ایک طویلے میں ہے جو اس دروازے کے پاس ہی واقع ہے۔ اندرون لاہور کے یہ تیرہ دروازے اپنے اندر مخصوص تاریخ کو چھپائے ہوئے ہیں اور پاکستان کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

(سنڈے میگزین نوائے وقت 21 دسمبر 2008ء)

---

مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر کونگو کنشاسا

## کونگو کنشاسا کے شہر باندوندو میں احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کونگو کنشاسا کے شہر باندوندو میں ہماری بیت الذکر مکمل ہو گئی ہے اور مورخہ 19 / مارچ 2010ء کو اس کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔

اس بیت الذکر میں چار صد نمازیوں کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے باندوندو شہر کی پہلی باقاعدہ بیت الذکر ہے۔

اس تقریب کے موقعہ پر دو صد سے زائد احمدی احباب کے علاوہ ڈیڑھ صد سے زائد مہمان بھی شامل ہوئے۔ ان میں بعض وزراء اور ممبران اسمبلی کے علاوہ صوبہ کے نائب گورنر، میئر، پولیس اور آرمی کے عہدیداران، چرچوں کے نمائندگان اور دیگر سرکاری افسران شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے معاشرہ میں بیت الذکر کی اہمیت اور ضرورت کے حوالہ سے حاضرین کو معلومات بہم پہنچائیں اور تمام مہمانوں کو دین حق کے امن و آشتی کے پیغام کو قبول کرنے کی دعوت دی۔

اس کے بعد نائب گورنر، میئر اور رومن کیتھولک چرچ کے نمائندہ نے بھی تقاریر کیں۔

تقریب کے اختتام پر سب لوگوں نے بیت الذکر کا وزٹ کیا اور اندر سے بیت الذکر کو دیکھا۔ تمام مہمانوں نے بیت الذکر کی تعمیر اور جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کے حوالہ سے اظہار مسرت کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا۔

یہ بیت الذکر اللہ کے فضل سے باندوندو شہر میں ایک بہت خوبصورت اضافہ ہے اور مین

مکرم ظہور سلطان صاحب

# کینیڈا کا قومی جانور بیور

## رقبہ اور آبادی

کینیڈا رقبہ کے لحاظ سے ایک بہت بڑا ملک ہے لیکن آبادی بہت تھوڑی۔ اس کا رقبہ 1 کروڑ مربع کلو میٹر لیکن آبادی صرف تین اعشاریہ چار کروڑ (34 ملین) ہے۔ اس کی وسعت کا اندازہ کرنے کے لئے آپ پاکستان کے رقبہ اور آبادی کو مدنظر رکھیں جو آٹھ لاکھ مربع کلومیٹر اور اٹھارہ کروڑ افراد پر مشتمل ہے۔ اگر مزید مقابلہ کریں تو کینیڈا میں تین اعشاریہ چار افراد اور پاکستان میں بارہ سو ایک افراد فی مربع کلومیٹر میں آباد ہیں۔

## صوبے

کینیڈا کے دس صوبے اور تین ٹیراٹریز ہیں۔ ہر صوبہ اور ٹیراٹری کافی حد تک خود مختار ہے۔ یکم جولائی 1867ء کو انٹاریو، کیوبک، نیو برنزوک اور نووا اسکوشیا نے مل کر ایک نئے ملک کینیڈا کی بنیاد رکھی۔ 1870ء میں مینیٹوبا، نارتھ ویسٹ ٹیراٹری، 1871ء میں برٹش کولمبیا، 1873ء میں پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ 1898ء میں یوکان ٹیراٹری، 1905ء میں البرٹا اور سیسکچوان 1949ء میں نیوفن لینڈ اور 1999ء میں نوناوٹ کینیڈین فیڈریشن میں شامل ہوئے۔ کینیڈا کا دارالخلافہ آٹوا ہے جو انٹاریو صوبہ میں بالکل ایک طرف اور کیوبک صوبہ کے بارڈر پر اور پورے کینیڈا کے ایک طرف واقع ہے۔ یہ ملک شمالی امریکہ میں انتہائی شمال میں، قطب شمالی کے ساتھ واقع ہے۔ اس وجہ سے ملک کے اکثر حصہ میں برف باری زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں جنگلات، جھیلیں، دریا، ندی نالے اور جنگلی جانور بھی بہت زیادہ ہیں۔ اس ملک کی اصل آبادی نیٹوز اور ایب اریجنل کہلاتی ہے۔ جو ہزاروں سال سے یہاں آباد ہیں۔ انہی کو ریڈ انڈین بھی کہا جاتا تھا۔ بہت عرصہ پہلے فرانسیسی اور کچھ انگریز یہاں کھالوں کی تجارت کے لئے آئے۔ انہوں نے نیٹوز عورتوں کے ساتھ شادی کے نتیجہ میں ایک نئی مخلوط قوم کو جنم دیا جو میٹس کہلاتے ہیں۔ بعد میں مختلف ملکوں سے لوگ ہجرت کر کے یہاں آباد ہونا شروع ہو گئے اور آہستہ آہستہ آبادی میں اضافہ ہوتا گیا۔ کینیڈا کی سرکاری زبانیں فرنچ اور انگلش ہیں۔

## جنگل اور پہاڑ

جنگلات کی بہتات کی وجہ سے لکڑی بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ہر قسم کی تعمیرات لکڑی سے ہی کی جاتی ہیں یہاں تک کہ مکانات، کارخانے اور متعدد منزلہ عمارتیں بھی اور ان میں لوہا بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ کینیڈا کے مغرب میں تین پہاڑی سلسلے ہیں۔ راکی، کولمبیا اور ساحلی پہاڑی سلسلے۔ یہ تینوں پہاڑی سلسلے بھی جنگلات سے اٹے پڑے ہیں۔

## جانور

جنگلات، پانی اور زمین کی بہتات کی وجہ سے جانوروں اور مچھلیوں کی مختلف اقسام پائی جاتی ہیں۔ عام ملنے والے جانوروں میں برفانی، گریزلی اور کالا ریچھ، بھیڑیا، جنگلی بلی، لومڑی، بیور، گلہری، سانپ موس، مینڈک، بارہ سنگا، ہرن، بڑے سینگوں والی بھیڑ، پہاڑی بکری اور خرگوش شامل ہیں۔

## پرندے

پرندوں میں چھوٹی چڑیا، بڑی چڑیا، ان دونوں سے بڑی کلغی والی خوبصورت چڑیا، لمبی دم والا خوبصورت کوانما پرندا، برفانی کوا، بگلہ، تیتر، عقاب اور مختلف نسلوں کی مرغابیاں شامل ہیں۔ بہت سے پرندے برفباری کے ایام میں نسبتاً گرم علاقوں کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں۔

## بیور۔ ذہین جانور

ویسے تو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہر مخلوق خواہ انسان، چرند، درند یا پرند ہوں وہ اپنی مختلف عادات، صفات اور اطوار کے لحاظ سے بڑے ہی خوبصورت اور اپنے ماحول کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی خصوصیت کے لحاظ سے منفرد ہوتے ہیں۔ بیور پانی اور خشکی پر رہنے والا ایک خوبصورت اور ذہین جانور ہے، جو دنیا کے مختلف ملکوں اور علاقوں کے لحاظ سے بہت ساری اقسام میں پایا جاتا ہے۔ ان کے سائز، شکل اور رنگ میں بھی تھوڑا بہت فرق ملتا ہے۔ مجھے کینیڈین بیور کا تعارف کروانا مقصود ہے۔ یہ کینیڈا کا قومی جانور ہے۔ اس کی اوسط عمر 16 سال، لمبائی تقریباً 4 فٹ جس میں ایک فٹ کی چپٹی دم بھی شامل ہوتی ہے۔ وزن تقریباً 60 پونڈ، جلد موٹی اور خوبصورت جس پر باریک اون ہوتی ہے۔ اپریل مئی میں مادہ ایک سے لے کر 8 بچے دیتی ہے۔ اس کی خوراک میں پانی کے پودے، کنول، مشروم، گاجر، جنگلی پھل، گندم اور مختلف قسم کی چھوٹی جھاڑیاں شامل ہیں یہ پانی میں 15 منٹ تک رہ سکتا ہے۔ یہ باقی جنگلی مخلوق مثلاً مچھلی، ریچھ، مرغابی، ہرن، بارہ سنگا وغیرہ کے لئے بڑا مددگار ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اب شمالی امریکہ میں صرف ایک تا ڈیڑھ کروڑ بیور رہ گئے ہیں جب کہ ایک زمانہ میں ان کی تعداد 9 کروڑ تک تھی۔

جھیلوں اور دریاؤں میں جہاں پانی کی گہرائی کم ہوتی ہے یہ جنگلوں سے لکڑیاں کاٹ کر پانی میں ڈیم بناتا ہے جو بعض دفعہ 35 فٹ سے لے کر 1000 فٹ تک لمبے ہوتے ہیں۔ اس میں درختوں کے بڑے تنے، ٹہنیاں، گھاس، خشک پتے، کیچڑ وغیرہ استعمال کرتا ہے۔ بعض دفعہ یہ جنگلوں سے لکڑیاں لانے کے لئے چھوٹی سی نہر بھی بنا لیتے ہیں، جن کی لمبائی 1000 فٹ اور چوڑائی 3 فٹ تک بھی ہوتی ہے۔ اس طرح یہ دانتوں سے لکڑی کھینچنے کے بجائے ان نہروں کو استعمال کرتے ہیں۔ خاندان مل کر اپنے اپنے ڈیم بناتے ہیں، جو تقریباً ایک ہفتہ میں مکمل کر لیتے ہیں۔ ان میں باقاعدہ پانی کے اخراج کا راستہ بھی بنایا جاتا ہے۔ انسان نے شاید بیور کے ڈیموں کو دیکھ کر ہی اب نئی تیکنیک استعمال کر کے اپنے فائدہ کے لئے ڈیم بنانے شروع کئے ہیں۔ ان کو بنانے میں بظاہر دو فائدے ہوتے ہیں۔ ایک تو پانی کو روک کر جوہڑ بنایا جاتا ہے جس میں خودرو جنگلی گھاس، کنول اور پانی کے مختلف پودے اگ آتے ہیں۔ جو اس کی خوراک بنتے ہیں۔ دوسرے یہ ان ڈیموں کی ہموار جگہ پر اپنا گھر بناتا ہے۔ جس میں اس کی رہائش رہتی ہے اور یہیں اس کے بچے پرورش پاتے ہیں۔ اس کے گھر کو لاج کہتے ہیں۔ گھر کا بیرونی سائز 10 تا 20 فٹ اور پانی سے 6 تا 8 فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس میں 2 تا 5 داخل ہونے اور نکلنے کے راستے ہوتے ہیں۔ یہ تمام راستے پانی میں کھلتے ہیں۔ تاکہ برف باری کے عرصہ میں یہ پانی میں رہ کر سکیں اور دشمنوں سے بھی محفوظ رہیں۔

اس کے دشمنوں میں سب سے اول نمبر تو حضرت انسان ہے جو اس کی خوبصورت کھال اور اون کو فروخت کرنے کے لئے شکار کرتے ہیں۔ جب یہ خشکی پر اپنی خوراک حاصل کرنے نکلتا ہے تو اس وقت اس کو بھیڑیا، مختلف قسم کے ریچھ، جنگلی کتا، جنگلی بلا، عقاب اور اُلّو بھی شکار کرتے ہیں۔

ماخوذ

# سیاہ زیرہ کی افادیت

سیاہ زیرہ غذاؤں میں استعمال ہونے والے مسالوں میں شامل ہوتا ہے۔ سفید زیرے کے مقابلے میں اس کی دوائی اہمیت زیادہ ہوتی ہے۔ جنوبی یورپ، ایشیا اور برصغیر کے علاوہ ایران میں بھی اس کی کاشت ہوتی ہے۔ چنانچہ کرمان کا سیاہ زیرہ عمدہ سمجھا جاتا ہے، پانچ ہزار سال پرانے آثار میں اس کا کھوج لگا ہے۔ اہرام مصر سے بھی یہ برآمد ہوا۔ اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسے عرصہ دراز سے استعمال کیا جارہا ہے۔

رومن مؤرخ پلائنی کے مطابق ایشیائے کوچک اس کا اصل وطن ہے۔ یورپ میں اس کی زیادہ تر کاشت جرمنی اور ہالینڈ میں ہوتی ہے۔

سیاہ زیرے کا استعمال مغربی ملکوں میں اب کھانوں کی تیاری تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ طبی لحاظ سے اسے 20ویں صدی میں بچوں کی دواؤں میں ذائقے اور خوشبو کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

اس کا جوشاندہ یا کشید کردہ عرق پیٹ کی عام شکایات کے لئے بھی استعمال ہوتا تھا۔ 28 گرام سیاہ زیرہ چھ گھنٹوں تک پانی میں بھگو کر چھان کر ہر گھنٹے بعد پلانے سے بچوں کے پیٹ کی تکلیف (درد قولنج) دور ہو جاتی ہے۔ یہ حُسن افزا اشیاء میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس کے جوشاندے کی کلیاں منہ کو تر و تازہ رکھتی ہیں۔

## طبّی استعمال

طبّی اعتبار سے اس کا مزاج گرم وخشک ہے اور خوراک 3 سے 5 گرام تک ہے، سیاہ زیرہ معدے کو طاقت دیتا ہے۔ یہ جگر اور آنتوں کو بھی قوی کرتا ہے۔ یہ ریاح اور ورم کم کرنے کے لئے بھی موثر ہوتا ہے۔ بلغم بھی کم کرتا ہے۔ اس کا سفوف یا عرق زیادہ عرصہ استعمال کرنے سے وزن کم ہوسکتا ہے۔

معدے کی تقویت اور ریاح کی تکالیف سے نجات کے لئے طب کا جوارش کمونی آزمودہ دوا ہے۔ اس کا اہم جزو سیاہ زیرہ ہوتا ہے، جسے اصلی سرکے میں بھگو کر خشک کر کے اس میں شامل کیا جاتا ہے۔

گیس کی تکلیف کے لئے پسا ہوا سیاہ زیرہ ایک گرام کھانے کے بعد پانی سے کھانا مفید ہے۔ اس کی عام خوراک چائے کا ایک چمچہ ہوتی ہے۔ پیشاب صاف لانے کے لئے اسے پیس کر شکر ملا کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے تازہ پتے، جڑ اور بیج پانی میں پیس کر پینے سے ہضم کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے، منہ کی بو دور کرنے کے لئے 2۔3 چٹکی سیاہ زیرہ چبانا موثر ہے۔ اسی طرح اس کے جوشاندے کے غرارے سے دانت کا درد بھی دور ہوتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے خارج کرنے کے لئے سیاہ زیرے کو سرکے میں بھگو کر خشک کر کے کھانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے، پیٹ کے کیڑوں کا یہ ایک بے ضرر علاج ہے۔ اسے کثرت سے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اس کی زیادتی سے پھیپڑوں اور آنتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

(ہمدرد صحت، نومبر 2009ء)

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## نکاح

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم علی مسعود صاحب ولد مکرم مسعود انور صاحب کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمراہ مکرمہ مہر النساء احمد صاحبہ بنت مکرم ندیم احمد صاحب آف جرمنی آٹھ ہزار یورو حق مہر پر مورخہ 28 جون 2010ء کو بیت السبوح جرمنی میں فرمایا۔ مکرم علی مسعود صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود کے رفقاء حضرت شیخ محمد حسین صاحب اور حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کی نسل سے ہیں اور مکرمہ مہر النساء صاحبہ حضرت منشی فیض دین صاحب وثیقہ نویس رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب کرام سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## درخواست دعا

مکرمہ مبارکہ حمید صاحبہ زوجہ مکرم حمید اللہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھائی مکرم مبارک احمد ڈار صاحب سکنہ بوستان کالونی لاہور سانحہ لاہور ماڈل ٹاؤن میں زخمی ہو گئے تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد وڑائچ صاحب مربی ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ سمیعہ انور صاحبہ اہلیہ مکرم شہباز احمد وڑائچ صاحب جماعت احمدیہ 11 فورڈواہ ضلع بہاولنگر بعمر 36 سال مورخہ 21 جولائی 2010ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مقامی طور پر خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد 166 مراد میں مکرم عتیق احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے لئے میت ربوہ لے جائی گئی۔ جہاں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے لواحقین میں خاوند کے علاوہ 2 بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## تقریب آمین

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری منصور احمد صاحب پروفیسر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے سب سے چھوٹے بیٹے عادل منصور نے بعمر سوا پانچ سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 24 جولائی 2010ء کو نماز مغرب کے بعد گھر میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ عادل منصور محترم چوہدری غلام محمد صاحب احمد نگر کا پوتا، مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب احمد نگر کا نواسہ اور محترم چوہدری خدا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو دین و دنیا کی ترقیات نصیب فرمائے اور فہم قرآن نصیب کرے۔

## درخواست دعا

مکرم سید لطیف احمد شاہ صاحب دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بھانجا عدیل احمد عمر 18 سال چند دن سے سر میں رسولی کی وجہ سے شدید بیمار ہے اور اس وقت عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہے۔ آپریشن متوقع ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو کامل شفاء عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

## اعلان داخلہ

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے بیالوجیکل سائنس، نیچرل سائنس اور سوشل سائنس کی مختلف فیلڈز میں ایم فل پروگرام آفر کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 اگست 2010ء ہے۔ جبکہ انٹری ٹیسٹ مورخہ 17 اور 18 اگست کو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں منعقد ہوں گے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.qau.edu.pk ملاحظہ کریں۔

یونیورسٹی آف پنجاب لاہور نے ماسٹر آف پبلک ایڈمنسٹریشن (ایم پی اے) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم انسٹیٹیوٹ آف ایڈمنسٹریٹو سائنسز پنجاب یونیورسٹی سے دستیاب ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 6 اگست 2010ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبرز 042-99231164-65, 042-99231810-11 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

## نمایاں کامیابی

مکرم شکیل احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی بہن عزیزہ ریحانہ کوثر بنت جمیل احمد طاہر صاحب مرحوم آف احمد نگر کوئین میری یونیورسٹی آف لندن میں موبائل وائرلیس کمیونیکیشن میں Ph.D کر رہی ہے اس نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اٹلی میں منعقد ہونے والی The Fourth International Conference on Mobile Ubiquitous, System, Services and Technologies UBICOMM 2010 میں اپنا ریسرچ ورک بھجوایا تھا جو کہ منظور ہو گیا ہے۔ اب ان کا یہ ریسرچ ورک شائع کیا جائے گا اور ان کی یونیورسٹی ان کو اکتوبر 2010ء میں اٹلی بھجوائے گی۔ جہاں وہ اپنے ریسرچ ورک کو Present کریں گی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کیلئے اور ان کیلئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مزید کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

## شکریہ احباب

مکرم منصور احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مرحوم چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا مورخہ 20 جون 2010ء کو وفات پا گئیں۔ اس موقع پر احباب جماعت نے ذاتی طور پر تشریف لا کر اور اندرون و بیرون پاکستان سے بذریعہ ٹیلی فون خاکسار اور باقی بھائیوں کے ساتھ تعزیت کی ہے اور صدمہ کے اس موقعہ پر ہمارا ساتھ دیا۔

خاکسار بھی 28 مئی 2010ء کو لاہور دہشت گردی کی وجہ سے شدید زخمی ہوا تھا اس موقع پر بھی افراد جماعت نے پاکستان کے طول وعرض سے ذاتی طور پر تشریف لا کر اور غیر ممالک بذریعہ ٹیلی فون دلی ہمدردی اور دلجوئی کی۔ وہ ناقابل بیان ہے۔ میں ان تمام افراد کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو کہ خاکسار کے لئے فرداً فرداً ادا کرنا ممکن ہے الفضل کی وساطت سے تمام ایسے احباب کا بطور خاص شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو خود تشریف لائے یا بذریعہ ٹیلی فون رابطہ کر کے میری اور تمام خاندان کی ڈھارس بندھاتے رہے یقیناً یہ للّٰہی محبت حضرت مسیح موعود کی سچائی کا منہ بولتا اور خلافت احمدیہ کا جماعت احمدیہ کو ایک لڑی میں پروئے ہوئے تسبیح کے دانوں کی مانند رکھنے کا ایک واضح ثبوت ہے اور اس موقع پر بیشمار غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے اور فون بھی کئے لہٰذا وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

خاکسار اس موقع پر تمام ایسے احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس حسن سلوک کی بہتر جزا عطا کرے۔ میرے والد صاحب 1980ء میں وفات پا گئے تھے اور ان کی وفات کے بعد والدہ محترمہ نے ہر رنگ میں ہماری راہنمائی اور تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ والدہ محترمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجہ عطا کرے۔ نیز ہم سب کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں والدین کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

## سانحہ ارتحال

مکرم محمد صدیق شاہد صاحب نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مولوی عبدالقدیر شاہد صاحب سابق مربی سلسلہ مورخہ 11 جولائی 2010ء کو فرینکفورٹ جرمنی میں وفات پا گئے یہاں وہ کینیڈا سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی غرض سے گئے تھے۔ آپ 1925ء میں پیدا ہوئے جامعۃ المبشرین سے 1952ء میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ اکتوبر 1952ء سے 1956ء تک غانا میں اور 1961ء سے 1962ء تک سیرالیون میں خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔ 1962ء میں آپ مستقل طور پر واپس آ گئے اور 1964ء میں وقف سے فراغت کے بعد مستقل طور پر کینیڈا منتقل ہو گئے۔ جہاں انہوں نے نہایت اخلاص اور محنت سے بعض جماعتی ذمہ داریاں ادا کیں۔ مرحوم موصی تھے لہٰذا ان کا جنازہ 15 جولائی کو جرمنی سے پاکستان لایا گیا اور بیت مبارک میں نماز ظہر کے بعد آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

محترمہ ثمینہ رفیع صاحبہ ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

انتہائی افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی سینئر ٹیچر محترمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مورخہ 29 جون 2010ء کو ان کی تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ پنجوقتہ نماز کا التزام کرنے والی تھیں قرآن پاک سے گہرا لگاؤ رکھنے والی تھیں با ترجمہ جانتی تھیں۔ مرحومہ نے متعدد لوگوں کو ترجمہ پڑھایا اور دن کا زیادہ حصہ قرآن پاک کی تلاوت میں صرف کرتی تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے محبت اور خلافت سے گہرا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ مہمان نواز تھیں۔ تعلیم یافتہ اور قابل ٹیچر تھیں۔ باغبانی ان کی ذات کا خاصہ تھی بچوں سے بے حد محبت کرنے والی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

# خبریں

## نجی ایئر لائن کا مسافر طیارہ مارگلہ کی پہاڑیوں میں گر کر تباہ

ایئر بلو کا کراچی سے اسلام آباد جانے والا مسافر طیارہ اسلام آباد کی مارگلہ پہاڑیوں کی چوٹی پر گر کر تباہ ہوگیا۔ایئر بلو 28 جولائی 2010ء کی صبح 7 بجکر 50 منٹ پر کراچی سے اسلام آباد کے لئے روانہ ہوا۔ طیارے میں عملہ سمیت 159/افراد سوار تھے۔ دن 12 بجے کی خبروں کے مطابق 10 لاشوں کو نکالا گیا ہے اور 5 زخمی افراد کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ طیارے کے گر کر تباہ ہونے کی وجوہات ابھی سامنے نہیں آ سکی ہیں۔ امدادی ٹیموں نے جائے حادثہ پر پہنچ کر امدادی کارروائیاں شروع کردی ہیں۔

## 2 چھٹیاں، مارکیٹیں 8 بجے بند کرنے کے فیصلے میں 31/اکتوبر تک توسیع

وزیراعظم کی زیر صدارت اجلاس میں ہفتہ وار دو چھٹیوں ، مارکیٹیں رات 8 بجے بند کرنے سمیت توانائی بچت پالیسی کے تمام اقدامات 31/اکتوبر 2010ء تک جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔وزیراعظم نے ماہ رمضان میں سحر اور افطار کے اوقات میں لوڈ شیڈنگ نہ کرنے کی ہدایت کردی۔

## سردار عتیق آزاد کشمیر کے بلا مقابلہ وزیر اعظم منتخب

آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے صدر سردار عتیق احمد خان آزاد کشمیر کے بلا مقابلہ وزیراعظم منتخب ہوگئے ۔29 جولائی 2010ء کو اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔ نئے قائدایوان کے مقابلے میں کسی رکن نے کاغذات نامزدگی جمع نہیں کرائے اس طرح سردار عتیق احمد خان آزاد کشمیر حکومت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ بلامقابلہ وزیراعظم منتخب ہوئے۔

## بارشیں جاری، نشیبی علاقے جھیلیں بن گئے مزید 11/افراد ہلاک

ملک بھر میں بارشوں کا سلسلہ جاری ہے ، کرنٹ لگنے اور مختلف حادثات میں 11/افراد ہلاک ہوگئے ،مزید سینکڑوں مکانات منہدم ہوگئے ۔محکمہ موسمیات نے شدید بارشوں کی ایڈوائزری جاری کردی۔ ملک کے بیشتر علاقوں میں تین روز تک موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔

## الیکشن کمیشن نے ارکان اسمبلی سے میٹرک اور ایف اے کی اسناد بھی طلب کر لیں

الیکشن کمیشن نے ارکان اسمبلی سے میٹرک اور ایف اے کی اسناد بھی طلب کر لی ہیں اور کہا گیا ہے کہ جن ارکان نے بی اے کی ڈگری کے ساتھ میٹرک اور ایف اے کی اسناد جمع نہیں کرائیں وہ بھی پیش کریں تا کہ ان کے تعلیمی تسلسل کی تصدیق ہو سکے۔الیکشن کمیشن نے اعلیٰ تعلیمی کمیشن سے کہا ہے کہ ڈگریوں اور اسناد کی نامکمل تفصیلات پیش کرنے والے ارکان اسمبلی کی فہرستیں الیکشن کمیشن کو فراہم کی جائیں تا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر جلد عملدرآمد کرایا جا سکے۔

### ربوہ میں طلوع وغروب 29 جولائی

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:52 |
| طلوع آفتاب | 5:19 |
| زوال آفتاب | 12:15 |
| غروب آفتاب | 7:10 |


راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

آزمائشی شوگر کورس فری
افاقہ ہوتو مکمل علاج کرائیں۔معلوماتی کتابچہ فری۔ہماری کتاب ''فیملی ڈاکٹر'' کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما وہسپتال
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

رقبہ برائے فروخت
احمد نگر سرگودھا روڈ پر رقبہ برائے فروخت ہے
رابطہ: 0345-7696758

مکان برائے فوری فروخت
مکان نمبر 1/18 رقبہ چار مرلہ۔ دارالعلوم غربی ربوہ
رابطہ: 0336-4723556

عتیق کنسٹرکشن کمپنی لاہور
گھر، مکان، کوٹھیاں، پلازہ وغیرہ بنوانے کیلئے ہماری کمپنی سے رابطہ کریں۔
محمد عتیق چوہدری: 0301-4438835
محمد رفیق: 0301-5182290

FD-10